إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق یکم نومبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۵۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ اکتوبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ½ ۷ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے :۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کو آج صبح کے وقت سر درد کا سخت دورہ ہوا۔ لیکن بعد میں آپ کی طبیعت بفضلِ خدا اچھی رہی :۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے :۔

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جنہیں رمضان المبارک میں قرآن کریم کا درس دینے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ چونکہ بیمار ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان کی بجائے اب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد پروفیسر جامعہ احمدیہ درس دے رہے ہیں۔ احباب مولوی صاحب موصوف کی صحت کے لئے دعا کریں :۔

گیانی واحد حسین صاحب مبلغ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے :۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی سفر سندھ سے تشریف آوری

قادیان ۳۰ اکتوبر۔ کل ساڑھے نو بجے صبح کی ٹرین سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ مع خدام سفر سندھ سے بخیر و عافیت واپس تشریف لائے۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔

چونکہ حضور کی تشریف آوری کی خبر مشتہر ہو چکی تھی۔ اس لئے مقامی جماعت کے کثیر التعداد اصحاب فرطِ شوق کے ساتھ حضور کے استقبال کے لئے سٹیشن پر موجود تھے۔ نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز باوردی افسر جیش کے زیر اہتمام حاضر تھے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ خانصاحب منشی برکت علی صاحب اور بہت سے دوسرے بزرگ بھی موجود تھے۔ گاڑی کے آنے پر نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ حضور نے از راہ شفقت سب خدام کو ویٹنگ روم کے برآمدہ میں کھڑے ہو کر شرف مصافحہ بخشا۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد حضور بذریعہ موٹر گھر تشریف لے گئے :۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دہلی سے روانگی

دہلی ۲۹ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۸ اکتوبر جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اسی روز شام کو جناب خواجہ حسن نظامی صاحب کے ہاں دعوت ہوئی۔ پھر خان بہادر راجہ اکبر علی صاحب کے ہاں دعوت تھی۔ جس میں بہت سے معززین شہر مدعو تھے۔ حضور کی ان ملاقاتوں کا تمام لوگوں پر خاص اثر ہے۔ اکثر معزز اصحاب کا ارادہ ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ اب کے جلسہ سالانہ پر قادیان ضرور حاضر ہوں۔ بہت سے اصحاب نے بیعت بھی کی۔ کل رات حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرنٹیئر میل سے دار الامان کے لئے روانہ ہوئے۔ سٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے آنریبل ڈاکٹر چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔ خان بہادر محمد سلیمان صاحب۔ خان صاحب ایس۔ جی حسنین۔ شیخ رحمت اللہ صاحب انجنیر۔ جناب جوش ملیح آبادی۔ خان بہادر کے۔ ایم۔ حسن۔ شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج۔ چودھری بشیر احمد صاحب سب جج۔ چودھری نذیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ڈاکٹر ایس۔ اے لطیف صاحب۔ اور سب احباب جماعت دہلی اور شملہ حاضر تھے۔ خاکسار غلام حسین احمدی۔ لدھیانوی :۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالیٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہوا ہے؎

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہوا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے؎

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی۔ جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہوا۔ لاکھوں کے مال واسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی۔ اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی؎

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے؎

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے۔ وہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں؎

(۶) مگر اے عزیزو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی جس طرح کہ اس نے پہلے دَور میں پیش کی تھی؎

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سُستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سستی کمی ایمان کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے؎

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جنکے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں کہ کمرکس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں۔ جو وعدہ تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا۔

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ ودو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں۔

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائگاں نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر جو وصولی کریں گے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے۔ کہ وہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سُستی کو دُور کرے جو شامتِ اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سُستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور اگر خدا تعالےٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ رمضان ۱۳۵۷ھ

فلسفۂ عدم تشدد اور اسلام

۔۲۔

گزشتہ مضمون میں گاندھی جی کے فلسفۂ عدم تشدد پر اظہار خیالات کرتے ہوئے بتایا گیا تھا۔ کہ دنیا میں اس سے کام نہیں چل سکتا۔ بے شک آپ کو بعض ایسی طبائع نظر آئیں گی۔ جو "اپیل محبت اور استدلال" سے متأثر ہو جائیں گی۔ لیکن اس کے برعکس طبائع کے وجود کا انکار کرنا بھی محال ہے خصوصاً اس فلسفہ کو رواج دینے کے لئے گاندھی جی نے سب سے پہلے جو صوبہ تجویز کیا ہے۔ یعنی صوبۂ سرحد۔ یہ اس کے بالکل نامناسب ہے۔

گاندھی جی ہمیشہ اس فلسفہ کو پیش کرتے رہے ہیں۔ لیکن عملی زندگی میں اسے داخل کرنے کے لئے انہوں نے باقاعدہ کوشش کبھی نہیں کی۔ افراد کو تو چھوڑیئے۔ خود کانگرس کمیٹیوں میں بھی اسے داخل نہیں کیا گیا۔ اس وقت آٹھ صوبوں میں کانگرسی حکومت ہے لیکن با اختیار ہونے کے باوجود عدم تشدد کے فلسفہ کی طرف کسی نے رُخ تک نہیں کیا۔ اور نہ ہی گاندھی جی نے کبھی اس کے اختیار کرنے کے لئے اس طرح زور دیا ہے جس طرح صوبۂ سرحد میں دے رہے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ چاہتے۔ تو تمام کانگرسی حکومتوں کو ایسا کرنے پر مجبور کر سکتے تھے۔ کیونکہ کانگرس ان کی کسی بات کو رد نہیں کر سکتی۔

کانگرس کے بعد ہندو قوم میں ان کے بڑے بڑے عقیدت مند۔ اور بھگت موجود ہیں۔ مگر ان میں بھی یہ فلسفہ تا حال رائج نہیں ہو سکا۔ اور نہ اس کے لئے ان کی طرف سے ہی کوئی باقاعدہ کوشش نظر آتی ہے۔

ان حالات میں کانگرسی خیالات رکھنے والے اور قریباً خالص ہندو صوبجات کو چھوڑ کر گاندھی جی کا صوبۂ سرحد میں جا پہونچنا۔ اور اس کی وجہ یہ بتانا۔ کہ:۔

"میں تھوڑے عرصہ کے اندر ہی دوسری بار صوبہ سرحد میں آیا ہوں۔ اس کی خاص وجہ ہے۔ وہ یہ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ میں خدائی خدمتگاروں کو عدم تشدد کا سبق سکھا دوں۔"

(ہندو ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

نہایت ہی معنی خیز بات ہے۔ سب سے پہلے کانگرسی حکومتیں اس نوازش اور توجہ خاص کی حقدار تھیں۔ اس کے بعد ہندو قوم اور پھر صوبہ سرحد کے نوجوانوں تک اس آواز کا پہونچایا جانا مناسب سمجھا جا سکتا تھا۔ لیکن ان سب کو چھوڑ کر فوراً وہاں پہونچ جانے کی مصلحت سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے کہ سرحدی مسلمانوں کو خود حفاظتی کی اسلامی تعلیم سے منحرف کر کے وہ تعلیم دی جائے۔ جس پر آج تک کسی باوقار قوم نے عمل کیا ہے۔ اور نہ آئندہ کرنے کے لئے تیار ہو گی۔

ان دنوں صوبہ سرحد کے بعض مقامات پر قبائلی لوگ حملے کرتے رہتے ہیں۔ اور اس لئے سرحدی سخت تکلیف میں ہیں۔ چنانچہ گاندھی جی جہاں بھی گئے۔ یہ مشکل آپ کے سامنے پیش کی گئی۔ اور خصوصیت کے ساتھ ہندوؤں نے اسے پیش کیا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ اس فلسفہ کے تجربہ کا نہایت عمدہ موقعہ تھا۔ اور اگر گاندھی جی ان ہندوؤں کو یہ مشورہ دیتے۔ کہ عدم تشدد کے ذریعہ اس کا مقابلہ کریں۔ تو سرخپوشوں میں اس فلسفہ کو رواج دینے میں بہت مدد مل سکتی تھی۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ آپ نے کہیں بھی ہندوؤں کو یہ علاج نہیں بتایا۔ بلکہ ان کی اس شکایت کے جواب میں اور اور باتیں فرماتے رہے ہیں۔ چنانچہ بنوں میں آپ کو اس ضلع کے باشندوں نیز سیوا سمتی کی طرف سے ایڈریس پیش کئے گئے۔ جن میں "قبائلی لشکر" کے حملوں کا ذکر کیا گیا۔ اور گاندھی جی سے اس کا علاج پوچھا گیا۔ لیکن اس کا علاج آپ نے عدم تشدد نہیں بتایا۔ بلکہ گورنمنٹ کو توجہ دلائی۔ کہ وہ اس کا انتظام کرے اور اگر وہ ان حملوں کو نہیں روک سکتی تو اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔" یا پھر یہ کہا کہ "اگر حفاظت اور عزت کے ساتھ صوبہ سرحد میں رہنے کا اور کوئی طریقہ نہیں تو میں کہوں گا۔ کہ ہجرت کرنا بالکل جائز طریقہ ہوگا۔" اور یہ کہ "خدائی خدمتگاروں سے مشورہ کر کے میں سرحدی قبائل کا حل سوچ رہا ہوں۔" ایک ایڈریس میں یہ شکایت بھی کی گئی تھی۔ کہ "مسلمان حملہ آوروں کے خلاف غیر مسلمانوں کی امداد نہیں کرتے۔"

اس کے جواب میں آپ نے ہندوؤں کو تنبیہ کی۔ کہ اپنی حفاظت کے لئے دوسروں پر انحصار نہ رکھیں۔ ورنہ انہیں "ان محافظوں کے غلبہ کو منظور کرنا" پڑے گا۔

حالانکہ اس موقعہ پر عدم تشدد کو بڑے زور کے ساتھ پیش کرنا۔ اور ہندوؤں سے کہنا چاہیئے تھا۔ کہ ان حملوں کا مقابلہ عدم تشدد کے ساتھ کریں لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ چونکہ یہ خیال ہو سکتا تھا۔ کہ جب گاندھی جی سرخپوشوں کو یہی سبق پڑھانے کے لئے اتنی دور سے آئے ہیں۔ تو قبائلی حملہ آوروں کے مقابلہ کے لئے اسی کو اختیار کرنے کا مشورہ کیوں نہیں دیتے۔ اس لئے آپ نے اس کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھا اور فرمایا:۔

"ان حملوں کا حل عدم تشدد کے ذریعہ ممکن ہے۔ میں یہ ماننے سے انکار کرتا ہوں۔ کہ اگر عدم تشدد کے ذریعہ حملہ آوروں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی جائے۔ تو اس کا ان پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ اگر میرے اختیار میں ہو۔ تو میں قبائلی آدمیوں کے پاس جاؤں۔ ان سے میل جول پیدا کروں۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اپیل محبت اور استدلال کا ان پر ضرور اثر ہوگا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ حکام مجھے آج قبائلی رقبہ میں جانیکی اجازت نہیں دیں گے۔"

(ملاپ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء)

ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہ قبائلی علاقہ میں جانے کی اجازت طلب کئے بغیر گاندھی جی نے کیونکر سمجھ لیا۔ کہ ان کو اجازت نہ دی جائے گی۔ اس صوبہ میں جبکہ کانگرسی حکومت ہے۔ تو وہ اجازت کے معاملہ میں ان کی خواہش کے خلاف کس طرح جا سکتی ہے۔ لیکن اس میں تو شبہ نہیں کہ یہ روکاوٹ اسی بنا پر ہو سکتی ہے جبکہ گاندھی جی کے عدم تشدد کے فلسفہ کے ناکام رہنے کا خطرہ ہو۔ اور جب اس صوبہ میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ کہ جنہیں محبت اور استدلال سے متأثر کرنے کے لئے گاندھی جی بذات خود بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تو دوسروں کو ان کا فلسفہ کیونکر قائل کر سکتا ہے۔

دراصل تشدد اور عدم تشدد کے متعلق اسلام نے جو تعلیم دی ہے۔ وہی ہر موقعہ اور ہر محل پر پوری اتر سکتی ہے۔ اور اسی پر عمل کرنے سے دنیا میں امن و امان پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا۔ کہ تمہیں ہر حالت میں اور ہر وقت عدم تشدد پر کاربند رہنا چاہیئے۔ بلکہ ایک طرف تو یہ کہتا ہے۔ کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ۔ یعنی اے مسلمانو ہر خطرہ کے موقعہ پر ضرورت کے مطابق اپنے بچاؤ کا سامان اپنے پاس رکھو۔ اور دوسری طرف یہ فرماتا ہے۔ کہ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ کسی شرارت اور ایذا رسانی کا بدلہ اس کے مطابق ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر معاف کر دینا بہتر نتیجہ پیدا

اَلْکِتَابُ وَالْحِکْمَۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۳۱) وتلك مساكنهم

اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا شُعَیْبًا کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا (اعراف) جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی۔ وہ جب رخصت ہوگئے تو یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ ان مکانوں میں وہ کبھی بسے بھی نہ تھے۔ جب مقبرہ بہشتی کو جاتے ہوئے مستریوں کے مکان کے پاس سے گذرنا ہوتا ہے تو یہی کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْھَا کا نظارہ دکھائی دیتا ہے ؛

(۳۳۲) نَاقَۃُ اللّٰہِ

یہ جو حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی تھی۔ یہ اسی طرح تھی جس طرح اگلے زمانہ کے راجہ یا بادشاہ اپنا ایک گھوڑا یا اونٹ چھوڑ دیا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ جہاں جہاں یہ پھر گیا وہ ہمارا ملک ہے۔ جسے اس بات سے انکار ہو۔ وہ اس جانور کو چھیڑ کر دیکھ لے۔ جو راجہ یا بادشاہ اس کی بڑائی کو تسلیم نہیں کرتا تھا وہ اس گھوڑے یا اونٹ کو پکڑ لیتا تھا۔ یا ذبح کر دیتا تھا۔ اس پر دونوں میں جنگ ہو کر بڑائی اور چھوٹائی کا فیصلہ ہوا کرتا تھا۔ اگر دوسرا کوئی راجہ اُسے نہ چھیڑتا تو سمجھا جاتا کہ گھوڑے والا راجہ واقعی اس سے بڑا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے صالحؑ نبی کی معرفت ایک اونٹنی چھڑوا دی۔ اور بادشاہوں کی طرح یہ فرمادیا کہ ذَرُوْھَا تَاْکُلْ فِیْ اَرْضِ اللّٰہِ اسے ہم نے خدا کی بادشاہت کا نشان بنا دیا ہے۔ اس لئے اسے آزاد چرنے دو۔ جو ہاتھ لگائے گا مارا جائے گا۔ کیونکہ اس نے ہماری بادشاہت کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ ہم سے جنگ کی۔ اور تاکہ معلوم ہو کہ کون مخالف سلسلہ ہے اور کون موافق۔ تمام قرآن میں کہیں پہاڑ میں سے پتھر کی اونٹنی بننے اور اس میں جان ڈالنے کا ذکر نہیں بلکہ وہ ایک عام اونٹنی تھی۔ غالباً چونکہ ثمود بہت مشہور سنگ تراش قوم تھی (وتنحتون من الجبال بیوتًا۔ اعراف) اس لئے لوگوں کو غلط فہمی ہوئی۔ کہ یہ اونٹنی بھی پتھر ہی کی ہوگی۔ جنگل میں چرنے کی اُسے آزادی تھی۔ اور قیام امن اور فساد سے بچنے کے لئے اس کا پانی پینے کا وقت بھی مقرر کر دیا گیا تھا۔ لھا شربٌ و لکم شرب یوم معلوم (شعراء) یہ پانی کی باری جو مقرر تھی۔ اس سے یہ مطلب نہیں۔ کہ ایک دن صبح سے شام تک وہ پانی ہی پیتی رہتی تھی۔ بلکہ ایک دن تو سارا اَور لوگوں کا اور دوسرے دن حضرت صالح علیہ السّلام کی اونٹنی کی باری تھی۔ مگر صرف اتنا وقت جتنے میں وہ پانی سے پیٹ بھرلے۔ اس کے پانی پینے کے بعد اور لوگوں کو ممانعت نہ تھی نہر کی باری کی طرح اس کی بھی ایک دن بعد باری آتی تھی۔ مگر اتنی ہی جتنی دیر میں وہ سیراب ہو جائے۔ یہ نہیں کہ پھر آٹھ پہر وہ اکیلی اس چشمہ پر قبضہ کئے بیٹھی رہتی تھی۔ یاد رہے کہ یہ اونٹنی کا نشان بھی ان لوگوں کے ہی بار بار مطالبہ اور اصرار سے ان کو دیا گیا تھا۔ فَاْتِ بِاٰیَۃٍ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ قَالَ ھٰذِہٖ نَاقَۃٌ لَّھَا شِرْبٌ وَّلَکُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (شعراء) بلا طلب کے نہیں دیا گیا تھا۔

(۳۳۳) جوامع الکلم

یوں تو قرآن مجید کی ہر آیت جوامع الکلم میں داخل ہے۔ خصوصًا سورۃ فاتحہ یعنی ایک ایک آیت میں کئی کئی معنے جمع ہیں۔ اور تھوڑے الفاظ میں وسیع مطالب موجود ہیں۔ مگر مثال کے طور پر چند مشہور آیات یہ ہیں:۔

۱۔ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآءُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔

۲۔ وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ۔

(۳) اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ

۴۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔

۵۔ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

۶۔ وَذَرُوْا ظَاھِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَہٗ

۷۔ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ (۸) وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ۔

(۳۳۴) سیّدوں کا بیجا فخر

سادات کے اکثر افراد نے لوگوں میں یہ عام خیال پھیلا رکھا ہے کہ وہ دوسروں کی نسبت گناہ کرنے میں زیادہ آزاد ہیں اور ان کو معاصی کی پرسش نہ ہوگی بلکہ وہ تو لوگوں کے شفیع ہوں گے۔ حالانکہ سب انسان خدا کی نظر میں برابر ہیں۔ جو بھی بُرا کام کرے گا۔ وہ سزا پائے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ اگلی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ کہ کوئی بڑا آدمی گناہ کرتا تھا۔ تو اُسے حد نہ لگاتے تھے لیکن کوئی چھوٹا آدمی وہی گناہ کرتا تو اُسے حد لگائی جاتی تھی۔ خدا کی قسم اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ لوں گا۔ قرآن میں اس سے بھی زیادہ سخت وعید ہے۔ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ یُّضٰعَفْ لَھَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ اے نبی کی بیویو! اگر تم میں کوئی ظاہر طور پر کسی بُرائی کی مرتکب ہوگی تو اُسے بہ نسبت اور لوگوں کے دوگنا عذاب دیا جائیگا (احزاب) پس سادات کے اس فخر کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ محض شیخی اور تعلّی ہے۔ اگر ان کی بات سچ ہوتی۔ تو نوحؑ کے بیٹے کو اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ اور اس کی ماں اور لوطؑ کی بیوی کو قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ نہ کہا جاتا نہ آذر اور ابولہب اور ابو طالب کا وہ حال ہوتا جو ہے لہٰذا وہ سادات جو آنحضرتؐ کے فرمانبردار نہیں ہیں وہ بھی آپ کے اہل سے خارج ہیں۔

(۳۳۵) باوزن آیات

بعض آیات یا آیتوں کے ٹکڑے قرآن مجید میں باوزن بھی وارد ہوئے ہیں۔ مثلاً ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا۔ ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۔ حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ۔ ۔ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۔ حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ ۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ ۔ فِیْھَا عَیْنٌ جَارِیَۃٌ۔ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ ۔ اِذْ نُسَوِّیْکُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ ۔ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ ھُوْدٍ۔ ۔ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۔ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْھَدُوْنَ ۔ ثُمَّ اَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ ؛

(۳۳۶) نوحؑ اور اصحاب کہف کی عمر

فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَۃٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا فَاَخَذَھُمُ الطُّوْفَانُ وَھُمْ ظٰلِمُوْنَ۔ (عنکبوت) وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا۔ قُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا (کہف) اس میں نوح علیہ السلام کا زمانہ نبوت ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کا ۲ ہزار سال تا بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ فَاَخَذَھُمُ الطُّوْفَانُ میں فَ کے معنے اس کے بعد نہیں ہونگے بلکہ اَور کے ہونگے۔ اور اگرچہ اصحاب کہف کا معاملہ آیت کے اگلے حصہ سے مشتبہ ہوگیا کیونکہ قُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا کی وجہ سے یہ عدد تسلیم نہیں کیا گیا لیکن اگر تسلیم بھی کرلیں تو یہ مطلب ہے کہ کہف میں ان عیسائیوں کے چھپنے اور مخفی پناہ لینے کا سلسلہ کئی پشتوں اور کئی صدیوں تک جاری رہا حتّٰے کہ تین سو سال بعد جب خطرہ جاتا رہا اور ان کے لئے امن کا زمانہ آگیا تو یہ عیسائی باہر نکل آئے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کے

زمانۂ خلافت کی برکات

خدا تعالےٰ کا بہت بڑا احسان

ایک طرف قرآن کریم کی آیت استخلاف میں اللہ تعالےٰ نے خلافت کے قیام کی خبر دی ہے۔ نیز یہ کہ وہ اپنے زبردست ہاتھ سے دین کو خلفاء کے ذریعہ مضبوط کرتا۔ اور خوف کو امن سے بدل دیتا ہے۔ اور دوسری طرف خصوصیت کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش سے پیشتر ان عظیم الشان دینی مہمات کی سرانجام دہی کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جو آپ کے وجود باجود سے سرانجام پانے والے تھے۔ اور جب حقیقت شناس دل کے ساتھ ایک سرسری نظر بھی ان کارہائے نمایاں پر ڈالی جائے تو ان کو دیکھ کر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم ایک نظر مجموعی طور پر آپ کے ان کاموں پر ڈالیں۔ جو آپ کے زمانۂ خلافت میں انجام کو پہونچے۔ تو انسان محو حیرت ہو جاتا ہے۔ قلم ان کا احاطہ کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ اور زبان ان کی کیفیت بیان کرنے سے عاجز آجاتی ہے۔ ہاں دل محسوس کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس وجود باجود کو ہم میں بھیجکر جو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہے۔ ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ہمارے حوصلوں میں بلندی اور پرواز کی طاقت پیدا کر دی ہے۔ اور ہماری کمروں کو اس نے عظیم الشان طاقت دے کر بتا دیا۔ کہ میں نے تم میں وہ وجود بھیجا جس کی خبر میں نے اپنے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ مسیح موعود کی آمد کے ساتھ ہی دیدی تھی۔ اور جس کے متعلق اپنے اولیاء کے ذریعہ مزید اطلاع دیتا آیا ہوں۔ پھر جس کی پیدائش سے پہلے میں اپنے مسیح کے ذریعہ نہایت واضح الفاظ میں خبر دے چکا ہوں۔ پس اٹھو۔ اور اپنی ہمتوں کو مضبوط کرو۔ اور میرے فضل کے دروازوں سے جو میں نے اس وجود کے ذریعہ وا کر دیئے ہیں ان میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت مسیح موعود کا اصل مرتبہ اور شان پیش فرمائی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی ایک عظیم الشان کام تو یہ کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل شان اور مرتبہ کو پیش فرمایا جبکہ غیر مبایعین بڑے زور شور کے ساتھ اس کے خلاف کھڑے ہو گئے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہایت زبردست دلائل سے آپ کے مقام و مرتبہ کو پیش کر کے گرتی ہوئی جماعت کو پھر سنبھال لیا اور ایسی عمدگی سے ثابت کیا۔ کہ مخالف غیر احمدی علماء بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نسبت قادیانی جماعت کا عقیدہ ہی درست معلوم ہوتا ہے چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب باوجود احمدیت کے سخت مخالف ہونے کے مولوی محمد علی صاحب سے ہماری طرف سے مباحثہ کرنے پر تیار ہو گئے۔

اسی طرح کفر و اسلام کا مسئلہ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز۔ و نماز جنازہ کا مسئلہ یہ امور وہ ہیں۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ وقت پر جماعت کی یاوری نہ فرماتا۔ تو غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو مٹانے کے لئے جو حربہ استعمال کیا تھا۔ وہ کارگر ہو جاتا۔

نہایت اعلےٰ نظام جماعت

پھر نظام جماعت کو نہایت اعلےٰ صورت دینے کے لئے حضور نے تمام مہتم بالشان کاموں کو جو مختلف صیغوں میں تقسیم کر کے مختلف محکمے قائم فرما دیئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فتح اسلام میں ان امور کی طرف توجہ دلائی ہوئی ہے۔ مثلاً جماعت کی تعلیم و تربیت کا صیغہ۔ دعوۃ و تبلیغ کا صیغہ۔ تالیف و تصنیف کا صیغہ امور عامہ اور امور خارجہ کا صیغہ۔ بیت المال کا صیغہ۔ بہشتی مقبرہ کا صیغہ ضیافت کا صیغہ اور ان تمام صیغوں پر نظارت اعلےٰ کا صیغہ مقرر فرمایا۔ جو تمام صیغوں کا نگران ہے۔ اسی طرح قضا کا دفتر اور افتاء کا دفتر قائم فرمایا۔ اور ہر شعبہ میں قابل اور مخلص کارکن مقرر کر کے ہر ایک کے لئے دستور العمل مقرر فرمایا۔ اور تمام کو ہدایات دیا۔ اور ان کی نگرانی کرنا اپنے ذمہ لیا۔ ان صیغوں کے قیام نے جماعت کے وقار اور اس کی عظمت کو دوبالا کر دیا ہے۔ اب ہر غور و فکر کرنے والا انسان اس تقسیم کار کو ہی دیکھ کر احمدیت کے مقاصد کا خاکہ مختصراً اپنے ذہن میں کھینچنے کے قابل ہو جاتا ہے اور فوراً اس کے دل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عظمت قائم ہو جاتی ہے۔

مجلس مشاورت کا انعقاد

ایک اور عظیم الشان کارنامہ آپ کا یہ ہے کہ ہر سال مجلس مشاورت کا انعقاد جاری فرمایا۔ چنانچہ ہر سال تمام جماعت ہائے احمدیہ کو ضروری امور بطور ایجنڈا بھیجے جاتے ہیں۔ تا کہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں ان امور پر غور کریں۔ اور پھر اپنے میں سے بہتر نمائندے تجویز کر کے اپنے مشورہ کے ساتھ مرکز میں بھیجیں۔ اور اس طرح سینکڑوں کی تعداد میں ہندوستان کے تمام صوبوں سے جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندوں کا اجلاس ہوتا ہے جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ خود رونق افروز ہوتے ہیں۔ اور آئندہ سال کے لئے تجویز کردہ امور کے متعلق مشورہ لیا جاتا ہے۔ عام طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کثرت رائے کے مشورہ پر فیصلہ فرماتے ہیں۔ اس طرح حضور جماعت کی نہایت اعلےٰ تربیت فرما رہے ہیں۔ اس کے اندر مشورہ دینے کی اہمیت اور سلسلہ کے مہتم بالشان کاموں کو باحسن طریق سرانجام دینے کی قابلیت پیدا کر رہے ہیں۔ اور جماعت پر اپنے فرائض کی ادائیگی کی ذمہ واری کا احساس پیدا کرتے جا رہے ہیں۔ مجلس مشاورت کے انعقاد کا نظارہ کوئی معمولی نظارہ نہیں۔ بلکہ اس کو دیکھ کر اس کی عظمت اور شوکت کا پتہ لگتا ہے۔ کہ کس طرح خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ موعود اپنے خدام میں بیٹھا ہوا نہایت اہم سے اہم امور میں بے تکلف ہدایات نافذ فرماتا ہے۔ اور خدام پروانہ وار آپ پر فدا ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اگرچہ وہ بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ مگر ان کے سینوں میں ساری دنیا کو فتح کرنے اور ہر جگہ روحانیت اور اسلام کا علم گاڑنے کا جوش موجزن ہوتا ہے جن کا ہر فرد یہ عزم اور وثوق رکھتا ہے کہ یقیناً خدا نے ہمارے ذریعہ ساری دنیا میں احمدیت کو قائم کرنا ہے۔ ہم ہی اس روحانی عمارت کے معمار ہیں۔ اسی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح وہ ہمہ تن متوجہ ہو کر بیٹھتے اور اپنے پیارے آقا و مطاع کے بصیرت افروز کلمات سنکر اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ کا قیام

چوتھا عظیم الشان کام آپ نے یہ سرانجام دیا۔ کہ یہ محسوس کرتے ہوئے سلسلہ کی کامیابی کے لئے جہاں مردوں کی سعی اور جدوجہد کی ضرورت ہے۔ وہاں عورتوں کی سعی کی بھی ضرورت ہے۔ خاص کر بچوں کی اعلےٰ پیمانہ پر تربیت کرنے نیز عورتوں میں احمدیت کے پھیلانے کا کام خواتین ہی سرانجام دے سکتی ہیں۔ اس کے لئے حضور نے لجنہ اماء اللہ کا قیام ضروری سمجھا۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کے ماتحت بڑی بڑی جماعتوں میں لجنہ اماء اللہ قائم ہو چکی ہیں جو نہایت ہی مفید کام کر رہی ہیں۔ مجلس مشاورت میں لجنہ ہائے اماء اللہ کی نمائندہ خواتین کو برعایت پردہ شریک کر کے اُن سے بھی آراء لی جاتی ہیں۔ پھر زنانہ جلسہ گاہ کا علیحدہ انعقاد بھی ہر سال حضور کے عہد خلافت میں ہی ہونا شروع ہوا چنانچہ ہزارہا مستورات کا علیحدہ جلسہ سالانہ ہوتا اور ان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بعض قابل احمدی بہنیں اور بعض علماء تقریریں کرتے ہیں۔

خدمت دین کے لئے مجاہدین

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ محسوس کر کے کہ تبلیغ کے کام کو وسیع پیمانہ پر جاری کرنے کے لئے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنی زندگیاں وقف کریں۔ حضور نے اس کے لئے تحریک فرمائی جس پر سینکڑوں نوجوان انگریزی خوان اور عربی دان آگے بڑھے اور انہوں نے اپنے آپکو اس خدمت کے لئے پیش کیا۔ چنانچہ حضور نے ان کی تربیت کا انتظام فرمایا۔ چنانچہ مولویفاضل پاس طلباء میں سے منتخب نوجوانوں کو مزید تعلیم دلا کر ان کو باقاعدہ سلسلہ کا مبلغ مقرر کیا جاتا ہے۔ انگریزی جاننے والوں کے لئے ان کی دینی تعلیم کا انتظام کر کے ہندوستان کے مختلف صوبوں کے علاوہ غیر ملکوں میں بھیجنے کا انتظام فرمایا۔ چنانچہ۔ افریقہ۔ امریکہ یورپ کے مختلف ممالک میں اور جزائر میں بھیجے گئے۔ جنہوں نے خدا کے فضل سے وہ کام کیا۔ جس کا اقرار دوسرے لوگوں کو بھی کرنا پڑا۔ مبلغین کا سلسلہ باقاعدہ آپ ہی کے عہد خلافت میں شروع ہوا۔ علاوہ ان مبلغوں کے آپ کی تقاریر و دل ہلا دینے والی تحریکوں سے متاثر ہو کر بہت سے قابل احمدی احباب نے آنریری سلسلہ کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے۔ جو باقاعدہ اپنی کارگزاری کی رپورٹیں بھیجتے ہیں۔

غیر ممالک میں احمدی جماعتیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو یہ شرف آپ ہی کے عہد سعادت مہد میں حاصل ہوا ہے۔ کہ غیر ملکوں کے ہزارہا نفوس اسلام و احمدیت کی تعلیم سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔ اور باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں۔ مسجدیں ہیں۔ کئی ممالک میں موقت الشیوع رسالے نکلتے ہیں۔ کئی مقامات پر اپنے سکول ہیں۔ اور آج اس رَو نے ان ملکوں کے اہل الرائے انسانوں پر احمدیت کا سکہ قائم کر دیا ہے

علاقہ ملکانہ کے فتنہ ارتداد کا مقابلہ

سنہ ۱۹۲۲-۲۳ء میں جب ملکانہ کے علاقہ میں خطرناک طور پر ارتداد کا سلسلہ شروع ہو گیا اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان کہلانے والے ملکانوں کو آریوں نے مرتد کرنا شروع کر دیا۔ تو اس موقع پر مسلمان اخبارات نے جماعت احمدیہ کو توجہ دلائی۔ کہ اس وقت ان مسلمانوں کی حفاظت کا انتظام کیا جائے اور انہیں آریہ ہونے سے بچایا جائے۔ اس پر حضور نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا احمدی مجاہد آگے بڑھیں اور تین تین ماہ کے لئے اپنے خرچ پر اپنی خدمات اس علاقہ کے لئے پیش کریں۔ چنانچہ حضور کے ارشاد پر سینکڑوں احمدی احباب نے جن میں اعلےٰ طبقہ کے انسان بھی تھے۔ اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور حضور نے وہاں جماعتوں کی جماعتیں بھیجنی شروع فرما دیں۔ چنانچہ اتنی بڑی تعداد میں احمدی مجاہدین اس علاقہ میں گئے۔ کہ اتنے تمام ہندوستان کے کروڑوں مسلمان نہ بھیج سکے۔ آخر احمدی مجاہدین کی جدوجہد کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ یہ فتنہ بہت حد تک دب گیا۔ اور اب تک ہمارا وہ کام جاری ہے۔

یہ وہ عظیم الشان کارنامہ تھا۔ جس نے ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک تمام لوگوں پر واضح کر دیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں دین کی خدمت کرنے والی کوئی اور جماعت نہیں ہے۔ چنانچہ غیر احمدی اخباروں۔ اور رسالوں میں احمدی جماعت کے اس کارنامہ کو بڑی عظمت کے ساتھ بیان کیا گیا۔ یہ وہ روح تھی جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دردبھری و نیم شبی دعاؤں کے نتیجے میں ملکانہ کے میدان میں کارفرما تھی اور جو کسی احمدی کو بے کار بیٹھنے نہیں دیتی تھی۔

جلسہ سالانہ پر روحانی اور علمی تقریر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کی علمی قابلیت بڑھانے اور اسے روحانیت و اخلاق کے اعلےٰ مقام تک پہنچانے کے لئے ہر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ایک علمی اور روحانی تقریر فرماتے ہیں۔ جس کو کئی کئی گھنٹے متواتر بیان فرماتے اور جماعت کے فدائی ہمہ تن متوجہ ہو کر سنتے اور نوٹ کرتے ہیں۔ ہستی باری تعالیٰ۔ تقدیر ذکر الٰہی۔ عرفان الٰہی۔ فضائل قرآن وغیرہ یہ تقریریں نہایت اہم ہیں۔

قادیان کی آبادی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احباب کی دار الامان میں کثرت کو اس رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ ؎

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے۔

پس اگر یہ صحیح ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ یقیناً صحیح ہے۔ تو آج دیکھو کہ کس کثرت سے خدا نے قادیان میں اپنی مخلوق جمع کر دی ہے ہر جمعہ میں مسجد اقصیٰ میں اس قدر مجمع ہوتا ہے کہ اس قدر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جلسہ سالانہ پر ہوتا تھا۔ اور جلسہ سالانہ کا موجودہ اجتماع تو بہت بڑی اہمیت اور فضیلت رکھتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے شروع خلافت میں دار الامان میں آبادی بہت کم تھی۔ محلہ دار الرحمت۔ دار البرکات۔ دار الفضل۔ دار السعۃ۔ محلہ ریتی چھلہ۔ دار الانوار۔ الخ نام ونشان نہ تھا۔ مگر آج دیکھو۔ کہ کس قدر مولا کریم نے اس بستی کو رونق دی ہے۔ اور دے رہا ہے۔

خاکسار ظہور حسین مولوی فاضل قادیان

تاریخ وفات شیخ منظور علی صاحب شاکر

نام سے مرحوم کے ظاہر ہے پیدائش کا سال
یعنی "منظور علی" (۱۳۰۶) نیکو صفت صاحب کمال
اور "منظور علی شاکر صحابی" جب کہا
تو یہ نکلا عیسوی سال وفات مہ جمال (۱۹۳۸ء)
اس کو کہتے ہیں۔ کہ اسم بامسمّٰی ہے فلاں
عاقبت محمود ہونے کی دلیل بے مثال
یوں اچانک موت پھر وہ بھی وطن سے دور ہو
زندگی کا آہ دیکھا کیا یہ عبرت زا مآل
سن ہجری موت کا نکلے گا "المغفور" سے (۱۳۵۷ھ)
جنت الفردوس میں انعام پائے لایزال
خوبیاں مرحوم کی المختصر بیاں میں کیا کروں
فرطِ غم سے ہے زبانِ شعر میری گنگ و لال

خاکسار اکمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سوانح عمری لکھنے والے اصحاب کو اطلاع

کچھ عرصہ ہوا نظارت ہذا کی طرف سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سوانح عمری لکھنے کے متعلق، اعلان کیا گیا تھا۔ اس پر چند اصحاب نے اپنی خدمات پیش کی تھیں چونکہ اس کام کی میعاد آخر ستمبر مقرر کی گئی تھی۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ سے سوانح نویس اصحاب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنا اپنا مسودہ بہت جلد نظارت ہذا میں ارسال فرما کر ممنون کریں۔ اگر مزید وقت درکار ہو۔ تو اس کی بھی اطلاع دیں۔ کہ کب تک وہ اس کام کو مکمل کر دیں گے۔ (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اہل قلم اصحاب توجہ فرمائیں

۱۔ سلسلہ احمدیہ کے خلاف مخالفین کی طرف سے جو لٹریچر شایع ہوتا رہتا ہے اس کا جواب دینے کے لئے نظارت ہذا کو جماعت کے اہلِ قلم اصحاب کی فہرست کی ضرورت ہے یہ کام جس قدر اہمیت رکھتا ہے احباب جماعت اس سے آگاہ ہیں۔ اس لئے ایسے اصحاب جو مصنف ہوں یا عام طور پر مضامین لکھتے رہتے ہوں یا لکھنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ وہ براہ مہربانی اپنے مکمل پتہ سے بہت جلد مطلع فرماویں۔

۲۔ جو دوست کسی مخالف کی کتاب یا ٹریکٹ کا جواب تحریر کریں یا ایسا کرنیکا ارادہ رکھتے ہوں۔ وہ بھی مطلع فرماویں۔

۳۔ سلسلہ احمدیہ کے خلاف جو لٹریچر مخالفین کی طرف سے شایع ہو (کتاب یا ٹریکٹ یا اشتہار کی صورت میں) تو جس دوست کو یہ دستیاب ہو وہ اسے نظارت ہذا میں فوراً ارسال کریں۔ (ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو قرضہ وغیرہ ہاجرہ بیگم صاحبہ (بیوہ میاں بشیر احمد صاحب مرحوم ولد میاں معراج الدین صاحب عمر لاہور) محلہ دارالرحمت قادیان لینگی۔ اس کی ذمہ داری بشیر احمد صاحب مرحوم کی متروکہ جائیداد پر نہ ہوگی۔ بلکہ ایسے قرضہ کی ادائگی کی ذمہ داری ہاجرہ بیگم صاحبہ موصوفہ پر ہوگی۔ اور کسی قسم کا انتقال جائداد وغیرہ منجانب بیوہ مذکور کالعدم تصور ہوگا۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان)

اعلان تحقیقاتی کمیشن

مندرجہ ذیل امیدواران برائے ملازمت صدر انجمن احمدیہ قادیان بروز پیر مورخہ ۷ر نومبر ۱۹۳۸ء ۹½ بجے صبح مسجد اقصےٰ قادیان میں تشریف لے آویں۔ وہاں ان کی حاضری اور ابتدائی امتحان ہوگا۔ اصل سرٹیفکیٹ بھی ہمراہ لاویں۔

(خاکسار اختر۔ سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن)

۱۔ مولوی عنایت اللہ خان صاحب ولد رحمت خانصاحب۔ (۲) مولوی عزیز احمد صاحب ولد شیخ محمد صاحب (۳) محمد مسعود احمد صاحب ولد مولوی محمد حی صاحب (۴) چودھری خورشید احمد صاحب ولد چودھری چراغ الدین صاحب (۵) چودھری شبیر احمد صاحب ولد حافظ عبدالعزیز صاحب (۶) قاضی عبدالرشید خانصاحب ولد قاضی کریم اللہ صاحب (۷) نذیر احمد صاحب اشرف ولد محمد اسمعیل صاحب (۸) احمد علی خانصاحب ولد محمد علی خانصاحب (۹) ابراہیم صاحب ولد چودھری علی محمد صاحب (۱۰) محمد صدیق صاحب ولد برکت علی صاحب (۱۱) ملک عنایت اللہ صاحب ولد عباد اللہ صاحب (۱۲) صلاح الدین صاحب رشید ولد حکیم نظام الدین صاحب (۱۳) عطاء اللہ صاحب ولد چودھری بدرالدین صاحب (۱۴) بشیر احمد صاحب ولد رسالدار علی گوہر صاحب (۱۵) چودھری محمد شریف صاحب ولد چودھری غلام نبی صاحب (۱۶) سردار خانصاحب ولد چودھری نواب الدین صاحب (۱۷) سید محمد ایوب شاہ صاحب ولد سید ولی محمد صاحب (۱۸) عبدالحکیم صاحب ولد نادر بخش صاحب (۱۹) عبدالرحمٰن صاحب ولد عبداللہ صاحب ؂

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

Ahmadipura (Bengal)
President:- Munshi Abdul Karim Sb.
Secretary:- Munshi Mia Chand Sb.

Morail (Bengal)
President:- Munshi Sayyed Abdul Razzaq Sb.
Secretary:- " Abdus Sattar Sb.

Bhadughar (Bengal)
President:- Munshi Khandakar Abdul Gani Sb.
Secty:- " Rukunuddin Sb.

Debagram & Kharampur (Bengal)
President:- Moulvi Ghulam Mowla Sb.
Secty:- Abdul Malik Khan Sb.

Vishnupur (Bengal)
President:- Munshi Nazir ali Sb.
Secty:- " Abdul Alim Sb.
" " Rukunuddin Sb.

124

Karura (Bengal)
President:- Munshi Nazimuddin Sb.
Secty:- " Afsaruddin Sb.

Khudra Brahmanbaria (Bengal)
President:- Munshi Abdur Rahman Sb.
Secty:- " Abdul Hamid Sb.

Tarua (Bengal)
President:- Maulvi Ahmad ali Sb.
Secty:- " Abdur Razzak Sb.
" Abdul Hye Sb.

Natai (Bengal)
President:- Maulvi Rafiqullah Sb.
Secty:- " Abdul Kabir Sb.

(باقی) (ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارروائی تبلیغی جلسہ انجمن احمدیہ گوجرانوالہ

انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ کا تبلیغی جلسہ ۷، ۸، ۹ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو ہونا قرار پایا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ ہمارے متعلق بھی کوئی مضمون رکھنے والے ہیں۔ اس کا جواب انہوں نے نفی میں دیا۔ لیکن چونکہ ان کے اطلاعی اشتہار میں بعض تقریریں ایسے تھے۔ جن کا شیوہ صرف احمدیت کے متعلق غلط بیانی کرنا ہے۔ اس لئے ہم نے احتیاطاً ان کے اعتراضات کے جوابات دینے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز اختیار کیں۔ (۱) مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر کا جواب انہی کے جلسہ میں دیا جائے۔ (۲) دیگر مقررین کے اعتراضات کے جوابات کے لئے ان کے جلسہ کے معاً بعد اپنا جلسہ کیا جائے۔ جس میں انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو خصوصاً و دیگر احباب کو عموماً مدعو کیا جائے۔ چنانچہ ان ہر دو وفود کی سرانجام دہی کیلئے مبلغین بھیجنے کے لئے ہم نے مرکز میں بھی اطلاع کر دی۔ اور ۳ر اکتوبر کو ہم نے اپنا اطلاعی اشتہار بھی شائع کر دیا۔ جس میں مرکز کے فاضل مبلغین کے علاوہ دیگر قابل مقررین کے اسمائے گرامی بھی دیئے گئے۔ اور تاریخ ہائے جلسہ کا اعلان "الفضل" میں بھی کرا دیا گیا۔

تحقیق حق سے انکار

۴ر اکتوبر۔ انجمن اہلحدیث کے جلسہ کا پروگرام شائع ہوا۔ چونکہ اس میں بعض مضامین صریح طور پر ہمارے خلاف تھے اس لئے ہم نے ان کو چٹھی لکھی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ آپ نے اپنے جلسہ میں بعض مضامین ہمارے متعلق رکھے ہیں اور آپ کے مقررین حسب عادت ہمارے عقائد پر اعتراضات کرینگے اگر آپ کو تحقیق حق مطلوب ہے تو آپ ہمارے ساتھ صحیح طریق پر تبادلہ خیالات کریں اور وہ اسطرح کہ ایک معین تعداد فریقین کی جمع ہو جنکے روبرو فریقین کے علماء تہذیب اور متانت کے ساتھ تبادلہ خیالات کریں۔ جو طریق آپ نے اپنے اشتہار میں رکھا ہے۔ وہ بعید از انصاف ہے اگر آپ کو ہمارا تجویز کردہ طریق کسی صورت میں منظور نہ ہو۔ تو کم از کم یہ تو ہونا چاہیئے کہ ہمارے خلاف آپ کی تقریر ہونے کے بعد اسی قدر وقت جواب کے لئے ہمیں بھی دیا جائے۔ اور پھر بعد میں فریقین کو مساوی اوقات تبادلہ خیالات کے لئے دیئے جائیں۔ اور سامعین صحیح طور پر تحقیق حق کر سکیں۔ اس کا انہوں نے تحریراً یہ جواب دیا۔ کہ اس قسم کی ہزاروں کوششیں تحقیق حق کے لئے ہو چکی ہیں۔ اور فریقین ایک دوسرے پر اتمام حجت کر چکے۔ اس بنا پر ہم مناظرہ کے مروجہ طریقوں کو غیر مفید سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہم نے امسال اس کے لئے کوئی وقت نہیں رکھا۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی۔ تو اس پر ہم بعد جلسہ غور کریں گے۔ ناظم انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ۔

نہایت بیہودہ اعتراض

۷ر اکتوبر کو مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ ہماری تجویز کے مطابق تشریف لے آئے۔ ایک طرف تو اہلحدیثوں نے ہمیں وقت دینے سے انکار کر دیا۔ اور دوسری طرف ۸ر اکتوبر کو عبد اللہ معمار نے اپنی تقریر میں اخلاق اور تہذیب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے احمدیت پر نہایت بیہودہ اور لغو اعتراضات کئے۔ چونکہ رات کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر تھی۔ اس لئے ہم نے انہیں وقت کے لئے دوبارہ چٹھی لکھی۔ اس دفعہ جناب ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی بھی حسب وعدہ تشریف لے آئے۔ مگر اہلحدیثوں نے وقت دینے سے پھر انکار کر دیا جس پر ہم نے فیصلہ کیا۔ کہ چند احمدی ان کے جلسہ میں جائیں۔ اور اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے خلاف بولیں۔ تو ان سے وقت مانگیں۔ اگر دیدیں۔ تو بہتر ورنہ واپس چلے آئیں۔ چنانچہ میں اور چار دیگر نوجوان ان کے جلسہ میں گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تقریر جس کا موضوع "میں کون ہوں" تھا۔ اور جس کے متعلق لوگوں کا خیال تھا۔ کہ وہ یقیناً "احمدیوں کے خلاف آخری فیصلہ" پر بولیں گے۔ لیکن نہ صرف ہماری بلکہ تمام حاضرین کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب کہ انہوں نے "میں کون ہوں" کا جواب یہ دیا۔ کہ "میں انسان ہوں۔ اور انسان بھی مسلمان اور مسلمان بھی باعمل" ادنیٰ مذاق کے لوگوں نے اگرچہ ان کی تقریر کو پسند نہ کیا۔ لیکن مولوی صاحب نے متانت آمیز تقریر کی۔

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا جلسہ

ہمارے جلسہ کا پروگرام ۱۹ر اکتوبر کو شائع ہوا۔ جس میں ہم نے پبلک پر یہ واضح کرنے کے لئے کہ اہلحدیثوں نے ہماری انتہائی کوشش و اصرار کے باوجود ہمیں وقت نہیں دیا۔ وہ خط و کتابت شائع کر دی۔ جو اس بارے میں ہوئی تھی۔ نیز اپنے علماء کی رہائش کا انتظام شہر کے تین مختلف مقامات پر کرتے ہوئے صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک کا وقت اس لئے مخصوص کرنے کا اعلان کر دیا۔ کہ متلاشیان حق تشریف لا کر تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔

جلسہ کا دوسرا دن

۱۰ر اکتوبر۔ پہلا اجلاس ۴½ بجے شام زیر صدارت مولوی عبد الغفور صاحب باغ مہاں سنگھ میں منعقد ہوا۔ جس میں مولوی محمد اعظم صاحب مولوی فاضل نے اپنی تقریر بعنوان "اہلحدیث کون کونسی حدیثیں چھوڑ رہے ہیں" شروع کی۔ جس میں آپ نے اس موضوع پر چند احادیث پیش کرتے ہوئے پبلک پر ان کے اہلحدیث ہونے کی حقیقت ظاہر کی۔ جہاں آپ نے اہلحدیثوں کو ان احادیث کا تارک ٹھہرایا۔ وہاں ان سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ثابت کی۔ جب آپ تقریر ختم کر چکے تو صدر صاحب نے اس پر مزید روشنی ڈالی۔ یہ اجلاس ۷ بجے ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس ۸½ بجے رات زیر صدارت حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منعقد ہوا جس میں مولوی عبد الغفور صاحب نے اپنی تقریر بعنوان "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" شروع کی۔ آپ نے اول آیت خاتم النبیین کی لطیف تفسیر کی۔ اور بتایا۔ کہ حضور کو خاتم النبیین ہونا کن معنوں میں زیب دیتا ہے۔ پھر ختم نبوت کے عقیدہ کی تردید کی۔ پھر اجرائے نبوت کے دلائل بیان کئے۔ اور آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی حقیقت بیان فرمائی۔ آپ کا مضمون نہایت وضاحت سے بیان ہوا۔ اور پبلک نے اسے ازحد پسند کیا۔ اصل تقریر کے خاتمہ پر آپ نے ایک ٹریکٹ کا جو ہمارے خلاف تقسیم کیا گیا تھا۔ نہایت مدلل جواب دیا۔ اس تقریر کے دوران میں احرار نے ہمارے جلسہ میں بہت سے پتھر اور روڑے پھینکے۔ جس کو احباب نے صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ مولوی صاحب کے بعد جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ نے اپنی تقریر بعنوان "مسلمانوں کے تعلقات سکھ گورو صاحبان سے" شروع کی۔ جس میں آپ نے اپنے مخصوص انداز میں پہلے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح عقائد پر روشنی ڈالی۔ اور پھر سکھ گورو صاحبان سے مسلمانوں کے تعلقات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔

مخالفین کی شرارتیں

چونکہ مخالفین کو ہمارے جلسہ کے درہم برہم کرنے میں ناکامی و نامرادی حاصل

رنگین وارق النساء اور جوڑوں کے درد
کمر درد۔ کولہوں کے درد گھٹنے کا درد ریحی اور اعصابی درد مسلسل یا دورہ سے ہونے والے درد اسپرنگ سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جاتے ہیں
پیلز
۹۰ گولیوں کی شیشی کی قیمت اڑھائی روپے
محصولڈاک معاف
پتہ:۔ دواخانہ مفرح حیات ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی تھی۔ اس لئے انہوں نے اختتام جلسہ پر یہ کوشش کی۔ کہ ہمارے مبلغین پر کوڑا اور پتھر پھینکیں۔ لیکن جب ان کے ٹانگہ پر سوار ہونے کی وجہ سے اس شرمناک حرکت میں کامیاب نہ ہو سکے۔ تو انہوں نے محترم حاجی احمد خان ایاز صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی و جناب میر محمد بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ پر حملہ کر دیا۔ اور کئی ضربات پہنچائیں۔ اور ان سے ایک رسٹ واچ اور ایک چھڑی بھی چھین کر لے لئے۔

جلسہ کا تیسرا دن

۱۱ر اکتوبر پہلا اجلاس ۴½ بجے شام زیر صدارت مولوی عبدالغفور صاحب منعقد ہوا۔ گیانی واحد حسین صاحب مبلغ نے "موعود کل ادیان" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے ہندو مسلم سکھ اور عیسائی صاحبان کی کتب سے حوالے پیش کرتے ہوئے۔ بتایا کہ تمام مذاہب ایک مامور کے آنے کے قائل ہیں۔ پھر ان تمام مذاہب کی اس مامور کی آمد کے متعلق انتظار اور بے قراری بتاتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ اس کی آمد کا وقت یہی ہے چنانچہ وہ آچکا ہے۔ اور وہ حضرت مرزا صاحب ہیں۔ آپ کی تقریر ختم ہوئی۔ تو جناب صدر صاحب نے اس امر کی وضاحت کے لئے کہ "وہ مامور من اللہ مسلمانوں میں سے کیوں ہے"؟ ایک مدلل اور پرلطف تقریر کی۔ جس میں آپ نے تمام مذاہب کی تعلیمات کا مقابلہ کرتے ہوئے۔ اسلامی تعلیم کا ان سب پر بہر نوع حاوی اور غالب ہونا ثابت کیا۔ اور بتایا کہ چونکہ اسلامی تعلیم سب سے اعلےٰ اور افضل ہے۔ اس لئے "موعود کل ادیان" بھی کسی ایسے مذہب سے ہونا چاہئے۔

دوسرا اجلاس ½ ۸ بجے رات زیر صدارت جناب حاجی احمد خان صاحب ایاز منعقد ہوا جس میں جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم نے اپنی تقریر "احمدیت پر اہلحدیثوں کے اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر کی۔ آپ نے اول مخالفین کی مخالفت کو سنت قدیمہ ثابت کیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خصوصاً علماء کے اعتراضات

کرنے کی پیشگوئی بتائی۔ اور ان کے اعتراضات کی قسم بتاتے ہوئے۔ ان کی علمیت اور مولویت ظاہر کی۔ بعدہٗ ان کے جوابات دیئے۔ جو نہایت۔ مدلل۔ ٹھوس اور عام فہم تھے۔ گو اعتراضات نہایت واہیات اور لچر تھے۔ تاہم فاضل مقرر نے ان کے جوابات نہایت صبر و استقلال اور متانت و سنجیدگی سے دیئے۔ جس کا پبلک پر خاص اثر ہے۔ آپ نے ہر ایک اعتراض کا جواب دینے کے بعد معترضین کو ان کی تردید کرنے کا چیلنج کیا۔ مگر کسی کو سامنے آنے کی جرأت تک نہ ہوئی۔ آخر میں آپ نے بتایا کہ احمدی احباب کو علماء کے اعتراضات سے قطعاً گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ انہوں نے تمام انبیاء پر نہایت گندے اور شرافت سے بعید الزامات لگائے ہیں۔ ماسوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شائد انہیں اس وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔ کہ جب وہ بارہ آئیں۔ تو ہماری گت نہ بنائیں۔ بالآخر آپ نے چند ناقابلِ تردید سوالات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دال تھے۔ غیر احمدیوں سے کرتے ہوئے ان کے جواب دینے کا چیلنج کیا۔ آپ کی تقریر نہایت پرلطف و موثر تھی۔ جو متواتر ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اس کے بعد مولوی عبدالغفور صاحب نے اپنی تقریر "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کے موضوع پر کی۔ عالمگیر مذہب کے چند اصول بیان کرتے ہوئے ان کے مطابق مذہب اسلام کی دیگر تمام مذاہب پر برتری بتائی۔

خاکسار عبدالرحمن سیکرٹری دعوت و تبلیغ

موسانبی میں الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر کی آمد

۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کو مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر کلکتہ سے شہر کھڑگپور میں وارد ہوئے اور خانصاحب مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر پولیس کے ہاں ایک رات قیام فرما کر صبح کو جوبلی فنڈ کے متعلق احباب سے ۲۵۵ روپے کے وعدے لئے۔ اور چند دیگر معززین کی مجلس میں ایک گھنٹہ تک تبلیغی گفتگو کی۔

۲۲ر اکتوبر کو ۱۲ بجے کی گاڑی سے موسانبی مائنز کو روانہ ہوئے جہاں قریباً ایک سو احمدی احباب نے پرجوش استقبال کیا۔

رات کو ممبران انصار اللہ کی تقریروں کے بعد جوبلی فنڈ کے متعلق جلسہ ہوا جس میں آپ نے سابقہ وعدوں کو ملا کر کل ۵۲۸ روپے کے وعدے احباب سے لئے۔

۲۳ر اکتوبر کو شام کے ½ ۶ بجے اسکول کے ہال میں جماعت نے زیر صدارت مسٹر بولٹن صاحب اسسٹنٹ الیکٹرک انجنیئر ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا جس میں نیّر صاحب نے انگریزی میں میجک لینٹرن کے ساتھ "اسلام سمندر پار" کے موضوع پر دلچسپ تقریر فرمائی۔ ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔ حتیٰ کہ ہال سامعین سے پُر ہو گیا۔ اور جلسہ بفضل خدا نہایت کامیاب رہا۔

خاکسار قریشی محمد حنیف قمر از موسانبی

انجمن ہائے احمدیہ علاقہ جموں و کشمیر کو اطلاع

125

سری نگر کشمیر میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے کچھ روپیہ تو مقامی جماعت فراہم کرے گی۔ اور کچھ ان احباب سے وصول ہوگا۔ جو بغرض سیاحت بالتفریح موسم گرما میں وہاں جاتے ہیں۔ باقی چندہ سو روپیہ علاقہ جموں و کشمیر کی انجمنوں سے بطور چندہ وصول کرنے کی جماعت احمدیہ سری نگر کو اجازت دی گئی ہے۔ اس غرض کے لئے جماعت سری نگر نے تعمیر مسجد کے انتظام کے لئے ایک علیحدہ کمیٹی مقرر کی ہے جس کے سکرٹری خواجہ صدر الدین صاحب اور پریذیڈنٹ میاں غلام نبی صاحب گلکار ہیں۔ لہٰذا احباب و عہدیداران جماعت علاقہ جموں و کشمیر کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تعمیر مسجد سری نگر کے چندہ کی فراہمی کے لئے جماعت سری نگر کی طرف سے کوئی تحریک یا خود پریذیڈنٹ صاحب کی چٹھی لے کر کوئی صاحب چندہ کی وصولی کیلئے آئے۔ تو اسے حسب توفیق چندہ دیکر عند اللہ ماجور ہوں۔ لیکن اس امر کا خیال رہے کہ اس چندہ کی وجہ سے مرکزی مستقل چندوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ تعمیر مسجد کا چندہ بغیر رسید کسی کو نہ دیا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

کیا یہ ممکن ہے

کہ مریضوں کا معائنہ کئے بغیر محض ان کے حالات پڑھ اور سنکر مرض کی تشخیص صحیح اور کامیاب علاج ہو سکتا ہے۔ ہاں ضرور ہو سکتا ہے۔

جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آج تک سینکڑوں مریض عورتیں مجھ سے غائبانہ تشخیص اور علاج کرا کر کامل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ جن کو یقین نہ ہو وہ کسی پیچیدہ سے پیچیدہ مرض کی مریضہ کے حالات لکھ کر عاجزہ کی صحیح تشخیص کا تجربہ اس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ میرے فیصلہ اور نتیجہ کو لائق سے لائق ڈاکٹروں اور طبیبوں کے سامنے پیش کر کے تصدیق کرا لیں۔ اس امتحانی صورت میں بلا فیس مفت مشورہ دیا جائے گا۔

زینب خاتون سند یافتہ (طبیبہ کاملہ) پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے ۲۰ نومبر ۱۹۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۸ نومبر سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع دفتر ہذا میں موصول نہ ہوگی۔ تو ان کے نام وی پی کر دیئے جائیں گے۔ اور احباب کرام کا فرض ہوگا۔ کہ وی پی وصول فرمالیں۔ ۸ نومبر کے بعد دفتر میں موصول ہونے والی کسی اطلاع کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ جو احباب ۸ نومبر سے قبل نہ قیمت ادا فرمائیں گے اور نہ ادائیگی کے متعلق دفتر کو کوئی اطلاع ارسال فرمائیں گے۔ ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جن کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

احباب کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ الفضل کو روزمرہ کے اخراجات کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اس لئے وہ چندہ کی ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی نہ فرمائیں۔ بلکہ وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

خاکسار۔ مینیجر

۱۴۸۲ ایس اے عبدالرزاق صاحب
۱۴۸۴ ہاشم حاجی غنی صاحب
۱۴۸۵ یحییٰ محمد صاحب
۱۴۸۸ بابو محمد اشرف صاحب
۱۴۹۱ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۹۲ محبوب حسین صاحب
۱۴۹۴ عبدالعزیز صاحب
۱۴۹۶ محمد الدین صاحب
۱۴۹۸ چوہدری فتح محمد صاحب
۱۴۹۹ مولوی غلام محی الدین صاحب
۱۵۰۰ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۰۳ شیخ کریم بخش صاحب
۱۵۱۴ احمد جان صاحب
۱۵۱۶ حشمت علی صاحب
۱۵۱۹ عبدالرحمن صاحب و عبدالحمید صاحب
۱۵۲۷ ملک صفدر علی خان صاحب
۱۵۲۹ محمد نذیر خان صاحب
۱۵۳۵ مولوی محمد عبداللہ صاحب
۱۵۳۹ شیخ مولا بخش صاحب
۱۵۴۴ بشیر احمد صاحب
۱۵۵۲ چوہدری مظفر علی صاحب
۱۵۵۳ جمعدار فتح الدین صاحب
۱۵۵۵ اے آر شیخ صاحب
۱۵۶۰ چوہدری عبدالرشید صاحب
۱۵۶۹ بی اے ملک صاحب
۱۵۷۵ منشی فضل محمد خان صاحب
۱۵۷۷ چوہدری غلام نبی صاحب
۱۵۷۸ ؍ محمد انور حسین صاحب
۱۵۸۱ میاں بشیر احمد صاحب
۱۵۸۲ ؍ غلام سرور صاحب
۱۵۸۸ ملک عبدالمجید خان صاحب
۱۵۹۱ خواجہ امیر بخش صاحب
۱۵۹۷ ایس ٹی زکریا صاحب
۱۶۰۱ الطاف حسین صاحب
۱۶۰۵ محمد جمیل خان صاحب
۱۶۰۹ محمد مبارک اللہ صاحب
۱۶۱۲ نور جہاں بیگم صاحبہ
۱۶۲۷ عبدالسلام صاحب
۱۶۲۹ لال محمد صاحب
۱۶۳۲ انچارج صاحب احمدیہ لائبریری
۱۶۳۳ سید نوشا علی صاحب
۱۶۳۴ مولوی شہامت حسین صاحب
۱۶۳۶ چوہدری عبدالرحمن صاحب
۱۶۳۷ ؍ محمد حسین صاحب
۱۶۳۹ خواجہ شمس الدین صاحب
۱۶۵۸ سید نو بہار شاہ صاحب
۱۶۶۸ ایم حفیظ اللہ صاحب
۱۶۷۱ بابو محمد یوسف علی صاحب
۱۶۷۷ ملک غلام محمد صاحب
۱۶۷۸ شیخ محمد علی صاحب
۱۶۸۱ شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۶۸۲ حافظ بشیر احمد شاہ صاحب
۱۶۸۴ عبدالحق صاحب
۱۶۸۷ سید محمد زاہد صاحب
۱۶۸۹ پیر محمد اکبر صاحب
۱۶۹۳ چوہدری غلام رسول صاحب
۱۶۹۴ ڈاکٹر شیخ عبیداللہ صاحب
۱۶۹۸ فضل الٰہی صاحب
۱۶۹۹ اللہ بخش صاحب
۱۷۰۷ محمد عبدالحق صاحب
۱۷۰۸ بابو محمد لطافت صاحب
۱۷۱۲ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۲۷۴۳ سید احمد زمان شاہ صاحب ۱۲۷۴۷ مرزا علی اکبر خان صاحب ۱۲۷۴۸ نذیر حسین صاحب

۱۲۱۸۷ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب
۱۲۲۰۴ بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۲۴ جمعدار مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۵۲ عبدالرب صاحب
۱۲۲۵۵ محمد شفیع صاحب
۱۲۲۷۴ عبدالہادی صاحب
۱۲۳۰۰ چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۱ عبدالقادر صاحب
۱۲۳۰۸ چوہدری اللہ داد صاحب
۱۲۳۵۶ عبدالحفیظ صاحب
۱۲۳۶۹ ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۴۳۶ نصراللہ خان صاحب
۱۲۴۵۴ ظہور احمد صاحب
۱۲۴۷۶ سید مزمل حسین صاحب
۱۲۵۰۷ میاں محمد منیر خان صاحب
۱۲۵۱۱ سردار محمد صاحب
۱۲۵۵۲ ڈاکٹر عمر الدین صاحب
۱۲۵۵۵ بابو بدر الدین صاحب
۱۲۵۹۶ مرزا صفدر جنگ صاحب
۱۲۶۱۵ حکیم ملک میر احمد صاحب
۱۲۶۳۳ بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۵۰ عبدالمجید خان صاحب
۱۲۶۸۷ محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۹۳ مرزا محمد حسین صاحب
۱۲۷۱۶ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۳۰ شیخ فتح محمد صاحب
۱۲۷۴۲ مرزا محمد شریف بیگ صاحب
۱۲۷۹۶ ملک محمد سعید صاحب
۱۲۸۵۴ بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۶۶ محمد رشید خان صاحب
۱۲۸۹۳ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۲۸۹۴ ظفر حسن صاحب
۱۲۸۹۹ ایم موسیٰ ضیاء صاحب
۱۲۹۱۰ شہزادہ عبدالقیوم صاحب
۱۲۹۲۰ ملک غلام نبی صاحب
۱۲۹۳۷ ڈاکٹر نواب احمد صاحب
۱۳۰۳۹ ماسٹر عطاء اللہ صاحب
۱۳۰۵۴ ماسٹر الٰہ داد صاحب
۱۳۰۶۱ محمد رمضان صاحب
۱۳۰۶۴ نواب الدین صاحب
۱۳۰۷۱ مرزا بشیر احمد صاحب
۱۴۰۰۶ آر اے ذاکر صاحب
۱۴۰۱۵ سیٹھ محمد علی صاحب
۱۴۰۲۲ حافظ محمد طیب اللہ صاحب
۱۴۰۶۳ مستری الٰہ داد خان صاحب
۱۴۰۶۴ مولوی عبدالمنان صاحب
۱۴۰۶۷ شیخ محمد عنایت اللہ صاحب
۱۴۰۳۶ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۱۷ غلام احمد صاحب
۱۴۱۲۹ اے ایس میاں صاحب
۱۴۱۳۲ عبدالحکیم صاحب
۱۴۱۴۶ چوہدری نبی احمد صاحب
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش صاحب
۱۴۱۶۱ چوہدری مشتاق احمد صاحب
۱۴۱۷۷ شیخ محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۲۰ شیخ عبدالحق صاحب
۱۴۲۲۳ قاضی احمد خان صاحب
۱۴۲۲۶ محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۲۹ حافظ محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۸۴ ہمایوں جاہ
۱۴۲۸۸ عطاء الرحمن صاحب
۱۴۳۰۶ چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۱۶ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۳۲۵ فیض الحق خان صاحب
۱۴۳۳۹ محمد عباس صاحب
۱۴۳۴۴ مستری محمد رمضان صاحب
۱۴۳۹۶ چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۴۰۳ چوہدری محمد عبداللہ صاحب
۱۴۴۲۷ سید مقبول احمد صاحب
۱۴۴۳۰ سید قیام الدین صاحب
۱۴۴۳۶ مولوی نظام الدین صاحب
۱۴۴۴۷ سید محمد ایوب شاہ صاحب
۱۴۴۵۵ چوہدری فضل کریم صاحب
۱۴۴۵۶ شیخ محمد نذیر صاحب
۱۴۴۶۲ چوہدری غلام حیدر صاحب
۱۴۴۶۶ ؍ غلام اللہ صاحب
۱۴۴۶۸ ؍ میر احمد صاحب
۱۴۴۷۲ حکیم محمد عثمان صاحب
۱۴۴۷۳ چوہدری انور حسین صاحب
۱۴۴۷۵ محمد شریف صاحب
۱۴۴۷۷ ماسٹر خیر الدین صاحب
۱۴۴۷۹ لائبریرین صاحب
۱۴۴۸۱ صاحبزادہ عبدالحمید صاحب
۱۴۴۸۲ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب بٹالہ

پنجاب میں بردہ فروشی

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ پنجاب کے بہت سے پولیس سپرنٹنڈنٹوں کا خیال ہے۔ کہ پنجاب میں جتنی عورتیں فروخت کی جاتی ہیں۔ ان کی اکثریت یو پی یا ضلع کانگڑہ کی ہوتی ہے ۱۹۳۵ء میں اغوا کے ۴۴۰ مقدمات چلائے گئے۔ حالانکہ ان کے مقابلے میں ۱۹۳۶ء میں پانچ سو پندرہ تھے۔ یہ عورتیں جاٹوں۔ سکھوں اور ہندوؤں کے پاس فروخت کی گئیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کانگڑہ کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بعض حالتوں میں خود والدین نے اپنی لڑکیوں کے اغوا کے واقعات سے اغماض کیا۔ ملتان اور منٹگمری کے متعدد علاقوں میں یو۔پی کی عورتوں کی بڑی مانگ ہے اور پولیس کو صرف ان واقعات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ جن میں خریداروں کو دھوکا دیا جاتا ہے۔

ڈپٹی کمشنر فیروزپور عورتوں کی ٹریفک پر تبصرہ کر کے لکھتا ہے۔ کہ جہاں عورت کی رضامندی شامل حال ہو۔ اور سودے کا مقصد بیاہ کے سوا اور کچھ نہ ہو۔ اس صورت میں عورت کی خریداری جرم قرار نہیں پا سکتی۔ مگر یہ امر واضح ہے کہ لاہور میں عورتوں کی ٹریفک محض فحاشت کی غرض سے ہوتی ہے۔ لاہور شہر میں ہندوستان کے متعدد علاقوں سے عورتیں لائی جاتی ہیں۔ تاکہ فحاشت کے اڈے قائم کئے جائیں۔ جس وقت تک کوئی مؤثر قانون موجود نہ ہو۔ اس ٹریفک کا انسداد بے حد مشکل ہے۔ اگرچہ عورتوں کی ٹریفک کا انسدادی ایکٹ بھی بلدیہ لاہور نے نافذ کر دیا گیا ہے۔ بایں ہمہ فحاشت کے اڈوں میں کمی واقع نہیں ہوئی۔ اس ایکٹ کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ ایکٹ کی تعمیل پر بڑی پابندیاں عائد ہیں۔ اور بلدیہ لاہور میں اس ایکٹ کی دفعہ ۱۲ نافذ نہیں کی گئی۔ جس کے ذریعے فحاشت کے اڈوں کے قائم کرنے والوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک غلط بیانی کی تردید

کسی نامہ نگار نے اخبار پرتاب میں شائع کرایا ہے۔ کہ جو مناظرہ دیروہ وال متصل لالہ موسیٰ احمدیوں اور احناف کے مابین ہوا۔ اسکے زیر اثر تین کس مرزائی مسلمان ہوگئے ہیں۔ لیکن نامہ نگار صاحب نے نام لکھنے کی تکلیف گوارا نہیں فرمائی۔ ورنہ اس کی حقیقت اور اس کی دیانداری سے پردہ اٹھا دیا جاتا۔ دراصل ان لوگوں کے نزدیک جھوٹ۔ دغا۔ فریب۔ دھوکہ کوئی عیب ہی نہیں۔ اسلئے جو منہ میں آئے کہتے چلے جاتے ہیں۔ اور ان کے علماء کی یہ حالت ہے۔ کہ ایک مولوی صاحب نے مذکورہ بالا مباحثہ کے دوران میں کہا۔ حضرت عیسیٰؑ کا چونکہ باپ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ تھا۔ اسلئے جو معجزے عیسیٰؑ نے دکھائے وہ محمد رسول اللہؐ دکھلا نہ سکے۔ یہ ہے ان لوگوں کا ایمان خاتم النبیین پر۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو کچھ سکھایا وہ یہ ہے۔ کہ مخلوق میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی ثانی ۴

۴ نہیں آپ تو شاہنشاہ ہیں۔ آپ کا ایک ادنے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت عیسٰی علیہ السلام سے بڑھ کر معجزات دکھا چکا ہے۔ خاکسار حکیم محمد قاسم قریشی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لالہ موسےٰ

ضرورت رشتہ

ایک شریف خاندان کی لڑکی بعمر ۱۷ سال خواندہ امور خانہ داری سے واقف کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا برسر روزگار اور صاحب زمین یا صاحب جائیداد ہو۔ پٹھان قوم کو ترجیح دی جائے گی۔

خط وکتابت اس پتہ پر ہو۔ قاری غلام مجتبےٰ دار البرکات قادیان

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ رحمت خان ولد محمد خان ذات راجپوت کھوکھر سکنہ جنڈیالہ شیر خان تحصیل وضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شیخوپورہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۷ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور بالا کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۳۸ء

(دستخط) جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ

بائیوکیمک کی مکمل کتاب

چشمہ شفاء

مصنفہ ڈاکٹر لے یلچ صاحب

اس کتاب کی ترتیب بالکل انگریزی طریقہ پر کی گئی ہے۔ اس کے موجد کے حالات زندگی خواص الادویات۔ تجربات۔ علاج الامراض اور ریپرٹری کے حصے حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کئے گئے ہیں۔ قیمت 3/8 علاوہ محصولڈاک مجلد چار روپے مع محصول دیگر ہومیوپیتھک و بائیوکیمک کی ادویات بارعایت ملتی ہیں۔ فہرست مفت طلب کریں۔

سیلائم ہومیو فارمیسی کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

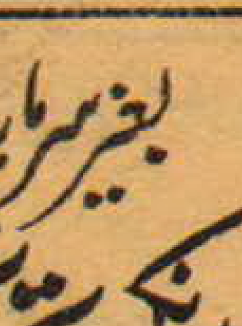

بغیر سرمایہ

گھڑیوں کی تجارت

ہماری دوکان کی گھڑیوں کی نہایت کارآمد ومفید لسٹ تیار ہے۔ حاجتمند احباب کارڈ لکھ کر مفت منگالیں

کمیشن ایک گھڑی منگانے پر لسٹ کی مقررہ قیمتوں پر فی روپیہ دو آنے کم ہونگے مگر جو اصحاب بطور کمیشن ایجنٹ زیادہ گھڑیاں منگا کر اپنے ماتحتوں وزیر اثر لوگوں کو دیں گے ان سے مزید رعایت کی جائے گی۔ اس طرح گھر بیٹھے مالی فائدہ ہوگا۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ ایسے خریداران سے کچھ رقم پیشگی اور باقی وی۔ پی ملنے کے وقت وصول کرلیں۔

المشتہر منیجر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یو۔پی

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ امیر ولد مراد ذات بوتی سیال سکنہ رستم سرگانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۸ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۸ ۹/۳۸ (دستخط جناب خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ) (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد بخش ولد میاں الہ یار ذات کھوکھر سکنہ شیخ چوہڑ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۸ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۵ ۹/۳۸ (دستخط جناب خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ) (بورڈ کی مہر)

126

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء
قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ احمد خان ولد عنایت خان ذات بلوچ سکنہ اسلام والہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۸ ۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۶ ۹/۳۸ (دستخط جناب خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ) (بورڈ کی مہر)

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر

اڑھائی سو ۲۵۰ روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

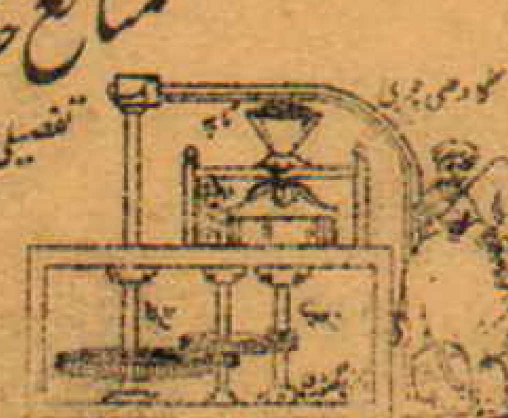

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ چھوٹے پیمانہ پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ اعلیٰ میٹیریل و بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں شہرۂ آفاق آہنی رہٹ۔ فورہ و کرشنگ کے بیلنے جات۔ انگریزی ہل چاف کٹر۔ بادام روغن۔ شیشے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات و دیگر مشینری منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور سستے مال منگوانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجینئرز بٹالہ پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۲۹ر اکتوبر۔ وائسرائے ہند نے اگزیکٹو کونسل کے ممبران سر جیمز گرگ اور سر این۔ ایم سرکار کی میعاد ملازمت میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔ اس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ فیڈریشن کا نفاذ ۱۹۴۰ء میں ہوگا۔

برلن ۲۹ر اکتوبر۔ کل سارے جرمنی میں ایک شور بپا رہا۔ کیونکہ ہٹلر کے حکم کے ماتحت تمام بڑے بڑے شہروں میں پولیس نے چھاپے مارے۔ اور جو بھی یہودی نظر آیا۔ اسے گرفتار کر لیا۔ ہزاروں کو گرفتار کر کے گاڑیوں میں بھر کر سرحد پر جا کر چھوڑا جا رہا ہے کہ ملک سے باہر نکل جائیں۔ ملک بدر کئے جانے والوں کی جائداد کا کیا بنے گا۔ اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

لکھنؤ ۲۹ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی نے تمام کانگرسی وزارتوں کو لکھا ہے کہ اچھوتوں کے مفاد کا خاص خیال رکھا جائے۔ چنانچہ یو۔پی گورنمنٹ نے ان کی تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے ایک سپیشل آفیسر مقرر کیا ہے۔ اور اسی طرح مدراس گورنمنٹ نے بھی۔

کراچی ۲۹ر اکتوبر۔ سندھ کی وزارت کے متعلق کانگرس پارٹی نے ہائی کمانڈ کے سامنے جو تجویز رکھی ہے۔ اس کے متعلق عنقریب فیصلہ کیا جانے والا ہے کانگرس کی طرف سے اس افواہ کی تردید کر دی گئی ہے۔ کہ وار دھا شرائط میں کوئی نرمی کی جائے گی۔

ناگپور ۲۹ر اکتوبر۔ مسلم لیگ سی پی کی کونسل آف ایکشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر ودیا مندر سکیم کے متعلق مسلمانوں کی شکایات دور نہ کی گئیں۔ تو وہ آئندہ جنوری میں اس کے ماتحت سکولوں کے جاری ہونے سے قبل سول نافرمانی کریں گے۔ ان شکایات کو آل انڈیا مسلم لیگ کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے ایک نمائندہ دہلی بھیجا جا رہا ہے

لکھنؤ ۲۹ر اکتوبر۔ ٹیننسی بل کا تصفیہ نازک صورت اختیار کر رہا ہے تعلقہ داروں نے اپنے ریزولیوشن میں جو شرط پیش کی تھی۔ اسے سردار پٹیل صدر پارلیمنٹری بورڈ نے نامنظور کر دیا ہے وزیر اعظم یو پی نے ایک ملاقات میں کہا ہے کہ اس معاملہ میں ہائی کمانڈ مداخلت نہیں کرے گی

پشاور ۲۹ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے تازہ اجلاس میں موجودہ وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی اس کی پشت پر مسلم لیگ کے علاوہ بعض اور پارٹیوں کے ممبر بھی ہیں۔

لنڈن ۲۸ر اکتوبر۔ ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کمانڈر ٹیپ سن نے کہا۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ کے قبضہ میں ایک ایسی خفیہ دستاویز آئی ہے۔ جس میں نہر سویز پر قبضہ کرنے کے متعلق مسولینی اور ہٹلر کی تجاویز درج ہیں۔ اس سکیم کی عربی نقول کو یہ دونو ڈکٹیٹر وسیع پیمانہ پر عرب نوجوانوں میں تقسیم کرا رہے ہیں۔ جن میں انہیں یقین دلایا جا رہا ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں یہ دونو نہر سویز پر قابض ہو جائیں گے۔ مقرر نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ وزیر اعظم اس بارہ میں کوئی موثر کارروائی نہیں کر رہے۔

کلکتہ ۲۹ر اکتوبر۔ وزیر اعظم بنگال نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ میری وزارت میں نہ کوئی الجھن ہے۔ اور نہ کمزوری اور نہ ہی میں اس کی وجہ سے کسی پریشانی میں ہوں۔ اس سلسلہ میں اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ وہ سب جھوٹ ہیں۔

لنڈن ۲۹ر اکتوبر۔ انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ایڈمنسٹریشن کے سامنے تقریر کرتے ہوئے سر جان اینڈرسن سابق گورنر بنگال نے کہا کہ ہندوستان کا مستقبل مختلف سیاسی تھیوریوں پر انحصار نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کا انحصار ایڈمنسٹریشن کے مسائل کے کامیاب حل پر ہے۔

پشاور ۲۹ر اکتوبر۔ حکومت سرحد کے ایک پارلیمنٹری سکرٹری مختلف محکموں میں ملازمتوں کا فرقہ وار گوشوارہ مرتب کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں دیگر صوبجات کی کانگرسی حکومتوں سے بھی استفسار کیا ہے کہ ان کے ہاں تناسب کیا ہے۔

لکھنؤ ۲۹ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع کچھری کے مزارعین نے زمینداروں کے ظلم کے خلاف احتجاج کے طور پر ستیہ گرہ کر دیا ہے۔

لاہور ۲۹ر اکتوبر۔ پنجاب کے نئے اسمبلی چیمبر کا افتتاح ۱۰ر نومبر کو ۹½ بجے صبح گورنر صاحب پنجاب کریں گے کانگرس پارٹی نے اس تقریب کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۲۹ر اکتوبر۔ چین میں رہنے والے امریکن باشندوں کے ساتھ جاپانیوں نے جو نامناسب سلوک روا رکھا ہے۔ اور ان کی حق تلفی کی ہے۔ اس کے خلاف حکومت امریکہ نے زبردست پروٹسٹ کیا ہے اور یہ خیال عام ہے کہ اگر اس کا اثر نہ ہوا۔ تو امریکہ "قانون غیر جانبداری" کا نفاذ کر کے جاپان کو اسلحہ بھیجنے کی ممانعت کر دے گا۔

لنڈن ۲۹ر اکتوبر۔ ڈیلی ٹیلیگراف لنڈن کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ فلسطین کی شورش کا مرکز برلن ہے۔ اور یہیں سے اسلحہ اور روپیہ پہنچایا جاتا ہے اس کا انتظام پان عرب آرگنزیشن کے ہاتھ میں ہے۔ یورپین ممالک کے تمام عرب اس میں شامل ہیں۔ سب سے زیادہ مالی امداد شام کا ایک مسلمان کر رہا ہے۔

جنیوا ۲۹ر اکتوبر۔ اٹلی کی نوآبادیاتی سکیم کے ماتحت آج تیرہ صد کنبے لیبیا روانہ ہو گئے وہاں ان لوگوں کے لئے گھر بنا دیئے گئے ہیں۔ جن میں سامان خورد و نوش کے علاوہ کھیتی باڑی کے آلات بھی رکھ دیئے گئے ہیں۔ اٹلی کے باشندوں کی کافی تعداد وہاں جا کر آباد ہو جائے گی اور اس طرح اس ملک کی بے روزگاری میں بہت کمی آجائے گی۔

لاہور ۲۹ر اکتوبر۔ لائل پور کی غیر زراعت پیشہ کانفرنس میں قانون دان ہندوؤں کی جو کمیٹی زرعی بلوں پر قانونی نقطہ نگاہ سے غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اس نے رپورٹ کی ہے کہ بنامی سودوں سے قانون انتقال اراضی ۱۹۰۰ء یا کسی اور قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ نیز یہ کہ پنجاب اسمبلی ایسے قوانین وضع کرنے کی مجاز نہیں۔ اس نے سفارش کی ہے کہ ان بلوں کے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل کی جائے۔

ناگپور ۲۹ر اکتوبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے بیسویں سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے جو کرسمس کے دنوں میں منعقد ہو رہا ہے مسٹر نارنگ۔ سر شادی لال اور ساورکر بیرسٹر میں سے کسی کو منتخب کیا جائے گا۔

دہلی ۲۹ر اکتوبر۔ اینگلو انڈین لیڈر سر ہنری گڈنی آج کل لنڈن میں ہیں۔ اور ریلوے کے اینگلو انڈین ملازمین کو ہندوستانیوں سے زیادہ تنخواہیں دلانے کے لئے وزیر ہند اور موزوں ممبران پارلیمنٹ سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں وزیر ہند نے اس بارہ میں سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا تھا۔ کہ جب تک ریلوے فیڈرل اتھارٹی قائم نہ ہو موجودہ نظام میں تبدیلی مناسب نہیں۔

لنڈن ۲۹ر اکتوبر۔ آسٹریا کے سابق چانسلر ڈاکٹر شُشنگ کے خلاف بغاوت کے مقدمہ کی سماعت اگلے ہفتہ میں وی آنا میں شروع ہو جائیگی خیال کیا جاتا ہے کہ انہیں کم سے

یامیکس کیا ہے؟

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی